رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L 5254

جلسہ بہ سلسلہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار بوقت چار بجے بمقام تعلیم الاسلام کالج (نزد ضلع کچہری) یوم مصلح موعود کے سلسلے میں ایک جلسۂ عام منعقد ہوگا۔ جسمیں علاوہ دیگر مقررین کے ہمارے جرمن نو مسلم بھائی ہر عبد الشکور کنزے بھی تقریر فرمائینگے۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقت مقررہ پر جلسہ میں تشریف لائیں۔ (قائد مجلس خدام، مدینہ لاہور)

چوہدری خلیق الزمان پاکستان مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوگئے

قائد اعظم کی جلائی ہوئی شمع کو روشن رکھنے کیلئے مسلم لیگ کو مضبوط بناؤ (خلیق الزمان)

کراچی ۱۹ فروری پاکستان مسلم لیگ کونسل نے بالاتفاق رائے چوہدری خلیق الزمان کو آئندہ سال کے لئے لیگ کا صدر منتخب کر لیا۔ مشرقی پاکستان کے مولوی عبد اللہ الباقی نائب صدر اور سرحد کے خان محمد یوسف خٹک جنرل سیکرٹری منتخب کئے گئے۔ سندھ کے ایم۔ اے قریشی خزانچی منتخب ہوئے۔

چوہدری خلیق الزمان نے کونسلروں کا شکریہ ادا کیا۔ اور مسلم لیگ کی نئی تنظیم کی رپورٹ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ قائد اعظم مرحوم نے جو مشعل جلائی تھی۔ اسے روشن رکھنے کا صرف یہی طریق ہے کہ ہم اپنی قومی وملی جماعت مسلم لیگ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کریں۔

آج صبح جب کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ تو اس میں تین سو سے زیادہ نمائندے موجود تھے ابتدا میں قائد اعظم کی وفات پر قوم کی طرف سے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح اور دیگر متعلقین سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد قائد اعظم کی یاد میں پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ بعد میں شیخ غلام حسین ہدایت اللہ اور عبد المتین چودھری کی وفات پر بھی تعزیت کی قراردادیں پاس کی گئیں۔

اسلامی ممالک کی کانفرنس شروع ہوگئی

مختلف اسلامی ممالک کے ڈیڑھ سو نمائندوں کی شرکت

کراچی ۱۹ فروری۔ کل شام اسلامی ممالک کی کانفرنس مولانا شبیر احمد عثمانی کی صدارت میں شروع ہوگئی۔ یہ کانفرنس انجمن اخوت المسلمین کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے۔ اور ۱۸ سے ۲۰ مختلف اسلامی ممالک کے قریباً ڈیڑھ سو نمائندے حصہ لے رہے ہیں۔ تمام مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ گہرے تعلقات قائم ہونے چاہئیں۔

سردار عبد الرب نشتر وزیر مواصلات نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس کانفرنس کے داعی مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے مختلف اسلامی ممالک کے نمائندوں کو ایک جگہ مل کر غور کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کی کئی کانفرنسیں ہوتی رہیںگی۔

قیام پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا برعظیم ہند کے مسلمان پاکستان کے نام سے اپنا الگ وطن بنانا چاہتے تھے۔ جسمیں وہ اسلامی اصولوں پر عمل کر سکیں اور دیگر اسلامی ممالک سے آزادانہ طور پر گہرے تعلقات قائم کر سکیں۔ اب جبکہ پاکستان قائم ہو چکا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ دیگر اسلامی ممالک سے اپنے برادرانہ تعلقات کو مضبوط بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

شامی وفد کے راہنما نے عربی میں تقریر کرتے ہوئے کہا اہل شام قیام پاکستان پر بہت خوش ہوتے تھے۔ انہیں قائد اعظم سے ازحد محبت تھی۔ اور انہوں نے آپکی وفات پر سخت صدمہ محسوس کیا تھا۔

شامی نمائندے نے تحریک کی کہ اسلامی ممالک کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنے ..... کے لئے حکومت پاکستان کو سرکاری طور پر بھی اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس بلانی چاہیئے۔ لنکا کے نمائندے نے کہا کہ لنکا کے چار لاکھ مسلمان پاکستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

جائداد کے تبادلے یا فروخت سے مہاجرین کی آبادکاری پر کوئی اثر نہ پڑیگا

کراچی ۱۹ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کی جائداد کے تبادلے اور فروخت کی جو اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ سے مہاجرین کی آبادکاری پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ یہ خدشہ قطعاً بے بنیاد ہے کہ مکانات وغیرہ کے تبادلے یا فروخت کے نتیجہ میں مہاجرین کو فوراً بید خل کر دیا جائیگا جتنی مدت کے لئے مکانات وغیرہ الاٹ کئے گئے ہیں۔ اتنی مدت انہیں رہنے کا حق حاصل رہیگا۔*

* بین المملکتی سمجھوتے کے مطابق حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ فروخت یا تبادلے کے باوجود غیر مسلموں کے مکانات وغیرہ تین سال تک کے لئے حاصل کرے۔ صنعتی ادارے وغیرہ پانچ سال تک حکومت حاصل کر سکتی ہے مہاجرین کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ حکومت ان کے آرام اور سہولت کی خاطر ان اختیارات کو پورے طور پر استعمال کرے گی۔

شادی اور مرگ کیلئے اناج کا راشن

لاہور ۱۹ فروری۔ صوبے کی بہتر غذائی صورت حال کے پیش نظر حکومت مغربی پنجاب نے شادی اور مرگ کے لئے اناج کا خاص راشن جاری کرنا منظور کیا ہے۔ ایسے مواقع کیلئے چینی کے خاص پرمٹ پہلے ہی دئے جا رہے ہیں۔

رنگون ۱۹ فروری۔ حکومت کے پاکستانی و ہندوستانی ملازمین نے اس امر پر احتجاج کیا کہ سبکدوشی کا وقت قریب ہے لیکن باوجود انہیں برطرف کیا جا رہا ہے۔

محترم نواب عبد اللہ خانصاحب کی علالت

مکرم مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

محترم نواب صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے رات نیند اچھی آگئی۔ آج دن بھر عام حالت کل کی نسبت اچھی رہی۔ خون کا دباؤ بدستور کم ہے جسکی وجہ سے فکر ہے لہذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

راولپنڈی ۱۹ فروری۔ ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ کشمیر میں دونوں فریقوں کی طرف سے عارضی صلح کے معاہدہ کی پوری پابندی ہو رہی ہے۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۱ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل

مسلمانوں کی قومی طاقت

پاکستان کی علیحدگی اس خیال پر ہوئی ہے۔ کہ تمام وہ لوگ جن کو غیر مسلم مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور اس بناء پر ان سے جداگانہ سلوک کرتے ہیں۔ ایک علیحدہ علاقہ میں بطور ایک علیحدہ قوم کے مل جل کر بسیں۔ اور غیر اسلامی اثر سے آزاد ہو کر اپنی خاص تہذیب و تمدن کے مطابق نشوونما پا سکیں۔ اس قوم میں تمام وہ لوگ شامل ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے۔ غیر ان کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اعتقادی لحاظ سے جو ان میں فروعی اختلافات ہیں۔ ان کے باوجود ہر وہ شخص جو اس تعریف میں آتا ہے۔ اس قوم کا فرد ہونے کا مستحق ہے۔ اور محض اندرونی فروعی اختلافات کی بناء پر اس کو سوادِ اعظم سے کاٹ کر علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ اگر آج ایک فرقہ کو اختلافات کی بناء پر علیحدہ کیا جائے گا۔ تو کل دوسرے فرقہ کو بھی علیحدہ کرنا پڑے گا۔ اور یہ اخراج کا عمل آخر ایسی نوبت پر پہنچ جائے گا۔ کہ قوم کا کوئی حصہ بھی سوادِ اعظم کہلانے کا مستحق نہیں رہے گا۔ بلکہ تمام جسم عضو عضو ہو کر علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر مذہبی اختلافات کی بناء پر مسلمان کہلانے والے کسی ایک گروہ کو علیحدہ کرنے کا اصول اختیار کر لیا جائے۔ تو مسلم قوم کا وہ تصور ہی کالعدم ہو جاتا ہے۔ جس تصور کی بناء پر پاکستان کو علیحدہ کرایا گیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ تقسیم اسلام کی بناء پر کی گئی ہے۔ لیکن یہ تقسیم کسی خاص فرقہ کے تصورِ اسلام پر نہیں کی گئی۔ یعنی یہ تقسیم اس تصورِ اسلام کے نقطۂ نظر سے نہیں کی گئی۔ جو مثلاً اہل سنت والجماعۃ کا تصور ہے۔ یا شیعوں کا یا اہلحدیث کا یا احناف کا تصورِ اسلام ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ تقسیم اس بناء پر نہیں ہوئی۔ کہ کون کس کو کافر سمجھتا ہے۔ اور کون کس کو ایسا نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو مسلمانوں میں اتنے فرقے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔ کہ کسی شخص کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ کہ وہ فیصلہ کر سکے۔ کہ وہ فرقہ کونسا ہے۔ جو حقیقی اسلام کا پیرو ہے۔ اور جس کی بناء پر تقسیم عمل میں آئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر تقسیم کرنے والے اس جھگڑے کو راہ دیتے۔ تو وہ کوئی ٹھوس بنیاد ہی معلوم نہ کر سکتے۔ جس پر وہ اپنے اس دعویٰ کی کہ مسلم قوم ایک علیحدہ قوم ہے۔ کوئی ایسی عمارت تیار کر سکتے۔ کہ تقسیم معرضِ وجود میں آ سکتی۔

واقعہ یہ ہے کہ تقسیم سے پہلے مسلمانوں کے وہ عناصر جو کسی نہ کسی وجہ سے تقسیم کے خلاف تھے۔ یہی کوشش کرتے تھے۔ کہ کسی طرح فرقہ بازی کا ہنگامہ برپا کر دیا جائے۔ اور ایسا غبار فضا میں پھیلا دیا جائے۔ کہ مسلمانوں کی نگاہ سے منزل ہی گم ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ ان عناصر نے پنجاب سے اٹھ کر شیعہ سنی کا سوال پیدا کرنے کے لئے لکھنؤ تک جا جا کر مدحِ صحابہ کی اور ہر ممکن طریقے سے مقلد اور غیر مقلد مرزائی اور غیر مرزائی کے فروق کو اچھالا۔ الغرض ہر طرح سے کوشش کی گئی۔ کہ مسلم قومیت کا وہ تصور جس کی بناء پر علیحدگی کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اس تصور ہی کے پرخچے اڑا دئے جائیں۔ تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ جب چٹان کو پیس کر ریزہ ریزہ کر دیا جائیگا۔ اور اس طرح اس کو ریت کے ذروں میں منتقل کر دیا جائیگا۔ تو خود بخود ہوا کے جھونکوں سے منتشر ہو جائیں گے۔ اس کا وہ ٹھوس پن ہی مفقود ہو جائے گا۔ جو اس کی طاقت کا منبع ہے۔ اور جس سے اسکی جدوجہد موثر ہو سکتی ہے۔ یہی گہری چال تھی۔ جو ان عناصر نے اس وقت چلی تھی۔ جب پاکستان کو معرضِ وجود میں لانے کے لئے کشمکش کی جا رہی تھی۔ چنانچہ مسلمان اس طوفانِ بدتمیزی کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ جو اس وقت اٹھایا گیا تھا۔ اگرچہ ان عناصر نے مسلمانوں کی جمعیت کو زک پہنچانے کے لئے بوقلموں طریقے اختیار کئے تھے۔ لیکن ان میں سے ایک عنصر نے جو اپنے آپ کو عوام میں ذرا زیادہ ہر دلعزیز اور بارسوخ سمجھتا تھا۔ مسلمانوں کے اعتقادی اختلافات کو ابھار کر ان کی صفوں میں انتشار ڈالنے کو اپنا خاص ہتھیار بنا لیا تھا۔ چنانچہ نہ صرف سٹیج ہی سے اس کا وعظ کیا جاتا تھا۔ بلکہ تحریروں اور کارٹونوں کے ذریعہ بھی یہ زہر پھیلانے کی انتہائی کوشش کی گئی۔

باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے یہ ہر دلعزیز گروہ ناکام ہوا۔ اور مسلم قومیت کا وہ شیرازہ جو قائد اعظم محمد علی جناح نے باندھا تھا۔ منتشر نہ ہو سکا۔ مسلمانوں کے تمام مذہبی فرقوں کے اس سیاسی مبارک اتفاق و اتحاد کا ثمرہ مسلم قوم کو بحیثیت مجموعی پاکستان کی صورت میں مل گیا۔ اور اس واقعہ نے ثابت کر دیا۔ کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کا اعتقادی اختلافات پس پشت ڈال کر سیاسی اتفاق و اتحاد کے سلسلہ میں منسلک ہو جانا کتنی طاقت رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان سبق ہے کہ اگر دنیا کی تمام مسلمان اقوام اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو جس طرح اس کی وجہ سے پاکستان جیسی سب سے بڑی اسلامی حکومت بن گئی ہے۔ اسی طرح ان کا ایک ایسا مقتدر اور مؤثر بلاک بھی معرضِ وجود میں آ سکتا ہے۔ جو مغربی سیلاب کا مقابلہ کر سکے گا۔

پاکستان بننے کے بعد اس کے بگڑی دشمن کچھ جھجک سے گئے۔ لیکن جو آگ ان کے دلوں میں لگی ہوئی تھی۔ نہ بجھی بلکہ سلگتی رہی۔ اگرچہ وہ اس کو چھپانے کی مالا یطاق کوشش کرتے رہے۔ مگر دھواں اٹھ اٹھ کر ہمیشہ ان کا پردہ فاش کر دیتا رہا۔ اور اس پر راکھ کے ڈھیر انہیں ڈالنے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن جس بل میں سے ایک دفعہ سانپ نے کاٹا ہو۔ کوئی اس میں دوبارہ انگلی ڈالنے کی جرأت نہیں کرتا۔ اس لئے اس گروہ نے ہر چند مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ مگر ناکام ہی رہی جاتی ہے۔ اور باوجود ان کے بڑے بڑے اور طمطراق کے دعاوی کے کہ وہ پاکستان کے لئے اپنا خون پانی ایک کر دیں گے۔ کوئی ان پر یقین نہیں کرتا۔ اور سب ان کی توبہ کو مشکوک و مشتبہ خیال کر کے ناقابل التفات سمجھتے ہیں۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ اگرچہ بلی کی طرح اب انہوں نے اپنے تیز ناخن پنجوں کی مخملی گدیوں میں سکیڑ رکھے ہیں۔ جو لمس کو نرم و گداز تو معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جب موقع ملا۔ وہ پھر ان کو تہذیب کا منہ نوچنے کے لئے نکال سکتے ہیں۔

جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے۔

نہاں کہ ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

چونکہ اس گروہ کی ذہنیت ہی اپنے خاص انداز پر نشوونما پاتی رہی ہے۔ اس لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ اس کو کوئی ذرا سا موقع ہاتھ لگے۔ اور وہ پھر سے پھوڑے کی طرح پھوٹ نہ نکلے۔ چنانچہ مغربی پنجاب کی وزارت کے حادثہ نے ان کی بظاہر مردہ امیدوں میں پھر جان ڈال دی ہے۔ اور وہی سودا ان کے سروں میں پھر گونج پیدا کرنے لگا ہے۔ جو تقسیم سے پہلے اپنے ہتھکنڈے دکھا چکا ہے۔ اور انہوں نے پھر سے لہجے میں تشتت و انتشار کا وظیفہ شروع کر دیا ہے۔ اور جس قومی جمعیت کی طاقت سے پاکستان کا وجود ممکن ہوا تھا۔ اس قومی جمعیت کی جڑ کو اعتقادی اختلافات کے کلہاڑے سے کاٹنے پر از سرِ نو آمادہ ہو گئی ہے۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ پاکستان کی جمعیتی قوت اس تصور پر ہے کہ تمام مسلمان خواہ ان کے فروعی اعتقادات میں کتنا ہی اختلاف و تضاد کیوں نہ ہو۔ ایک ہی اسلامی قوم کے فرد ہیں۔ اور ایک ہی دھڑ کے مختلف اعضاء ہیں۔ پاکستان میں جو اسلامی حکومت بنیگی۔ وہ سب کے لئے یکساں بنے گی۔ اور مسلمانوں کے کسی خاص فرقہ کی حکومت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو۔ اور حکومت نے کسی خاص فرقہ کے ساتھ اپنے آپ کو منسوب کرنا چاہا۔ تو وہی خطرناک نتیجہ نکلے گا۔ جو ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں عیسائیوں کے مختلف فرقوں کی باہمی آویزش کا نکلا تھا۔ یورپ کی تاریخ کے اس بھیانک صفحے سے ہمیں عظیم الشان سبق مل سکتا ہے۔ یہ ایک سخت غلطی ہوگی۔ اگر ہم اعتقادی اختلافات کے مدارج مقرر کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ جب انارکی کا بھوت آزاد ہو جاتا ہے۔ تو مدارج کا امتیاز کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ [illegible] الفضالین کی حق کے تلفظ پر خود مسلمانوں میں سر پھٹول ہو جاتی تھی۔ اور قتل و غارت کا باب کھل جاتا تھا۔ فتنہ پردازی کے لئے تو ذرا سا اختلاف بھی کافی ہے۔ اس لئے یہ کہنا بھی کہ فلاں فرقے کا اختلاف فروعی ہے۔ اور فلاں کا اختلاف بنیادی ہے ایک مغالطہ ہے۔ جس میں پاکستان کے دشمن مسلمانوں کو ڈالنا چاہتے ہیں۔ چونکہ ان لوگوں کا مطمحِ نظر محض اشتعال انگیزی کر کے پاکستان کے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا ہے۔ اس لئے وہ مختلف اعتقادات کی ہندی کی چندی نکالتے ہیں۔ اور اختلافات کو ایسا رنگ دے کر بیان کرتے ہیں۔ کہ جس سے عوام بھڑک اٹھیں۔ اختلافات پر علمی لحاظ سے تبادلۂ خیالات اور چیز ہے۔ مگر یہ لوگ علم کے لئے نہیں۔ بلکہ فساد برپا کرنے کے لئے اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ یہ نہایت خطرناک کھیل ہے۔ جو یہ لوگ کھیل رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے مسلمان ان کی چال میں نہیں آئیں گے اور مسلم قوم کے اس اجتماعی تصور کو جس کی قوت سے پاکستان معرضِ ظہور میں آیا ہے۔ نقصان نہیں پہنچنے دیں گے اور مفسد عنصر کو اسلامی قومیت کا شیرازہ بکھیرنے کا موقع نہیں دیں گے۔ کیونکہ پاکستان کا استقلال اور استحکام اس اجتماعی تصور پر منحصر ہے۔

بغیر خرچ کے مفت کا ثواب

ہر سمجھدار شخص خواہ امیر ہو یا غریب اپنی آمد میں سے خواہ کتنی قلیل کیوں نہ ہو۔ کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا رہتا ہے۔ تاکہ یہ اندوختہ اس کے آڑے وقت میں کام آئے۔ اور غیر کے دست نگر ہونے سے بچ جائے۔ علاوہ ازیں بعض ایسی ضروریات زندگی ہیں۔ جن کے لئے ایک دور اندیش آدمی کچھ نہ کچھ جمع کرتا رہتا ہے۔ مثلاً بچوں کی تعلیم کے لئے بیاہ شادی کے لئے۔ مکان بنانے کے لئے وغیرہ وغیرہ

پس ایک احمدی جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ کے مامور کو شناخت کر لیا۔ اس کی عقل و فراست سے یہ بعید معلوم نہیں دیتا۔ کہ وہ ایسے اخراجات کے لئے تھوڑا بہت پس انداز نہ کرتا ہو۔ لیکن اگر کوئی احمدی ایسا بھی ہے۔ کہ وہ اس پر عمل پیرا نہیں۔ تو یقیناً وہ بھول میں ہے۔ نظارت ہذا ایسے احباب کو تلقین کرتی ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل طریق پر عمل کریں۔ تو نہ صرف وہ ایک معقول رقم کے مالک بن جائیں گے۔ بلکہ انہیں مفت کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ وہ طریق یہ ہے۔ کہ پہلی مرتبہ کم از کم پانچ روپے داخل خزانہ صدر انجمن کرا کر اپنی امانت ذاتی کا حساب جاری کروا لیں۔ اس کے بعد اپنے پر لازم قرار دے لیں۔ کہ اس قدر رقم ہر ماہ ضرور جمع کرنی ہے۔ خواہ وہ چند روپے ہی کیوں نہ ہو۔ اور پھر جس وقت اپنا ماہوار چندہ ادا کریں۔ وہ بھی ساتھ ہی جمع کراتے چلے جائیں۔

ایسے دوست جنہوں نے کسی مقصد کے لئے کچھ رقم اپنے پاس یا کسی بنک میں جمع کرائی ہوئی ہے۔ وہ اگر اپنی رقم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ میں جمع کرا دیں۔ اور یہ لکھ دیں۔ کہ میں یہ سارا روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں۔ اور جب واپس لینا ہوگا۔ ایک یاددہانی نوٹس کا نوٹس دیکر واپس لوں گا۔ تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ چونکہ یہ رقم سلسلہ اپنی ضروریات پر خرچ کر سکے گا۔ اس لئے امانت دار کو ثواب بھی مفت میں ملتا رہے گا۔

اسیروں کا رستگار

(از مرزا محمد حیات صاحب تاثیر واقف زندگی)

سجرہ بر میں گمراہی پھیل چکی تھی۔ فسق و فجور کے طوفان زور زوں پر تھے۔ اور اشرف المخلوقات انسان ضلالت کی پُر خار وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ سب سے اعلیٰ اور اکمل دین کمزور ہو چکا تھا۔ اور سب سے مکرم و معظم انسان کو ذلیل (نعوذ باللہ) سمجھا جا رہا تھا۔ حامیان دین اسلام غفلت کے لحافوں میں پڑے سو رہے تھے اور دشمنان اسلام کا آفتاب ترقی نصف النہار پر آ پہنچا تھا۔ قرآن کریم کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا۔ ہدایت کی روشنی قریباً مٹ چکی تھی۔ اور ظلمت اپنے پورے زور سے چھاتی چلی جا رہی تھی۔ اور شیطان اپنی اس نمایاں کامیابی پر نازاں و فرحاں تھا۔ کہ ناگاہ گوشۂ گمنامی میں بیٹھے ہوئے ایک انسان کا درد مند دل اسلام کی اس حالت زار پر مسوسا گیا۔ ایک مقدس اور مطہر روح تڑپ اٹھی۔ اور ایک روشن اور پاک پیشانی اپنے آقا کے حضور جھکی۔ اسلام کی یہ کمزوری اور غیروں کے ناپاک حملے وہ خاموشی سے برداشت نہ کر سکتا تھا۔ سو اپنے حقیقی مولا کی طرف جھک رہا اور پکارا۔ ایک دن نہیں۔ دو دن نہیں۔ تین دن نہیں۔ چار دن نہیں۔ ہفتہ نہیں۔ مہینہ نہیں بلکہ پورے چالیس دن۔ تب خدا تعالیٰ نے اس پاک دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور اُسے مخاطب کر کے فرمایا کہ:-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت اور نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ **اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا**۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیاً۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وہ موعود لڑکا آپ کو عطا فرمایا۔ جو آج ہماری جماعت کے امام اور خلیفہ ہیں یہ پیشگوئی کس طرح آپ پر صادق آتی ہے۔ اور کس طرح اس کا ہر ہر لفظ آپ کے ذریعہ پورا ہو کر اسلام کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ یہ سب اپنی اپنی جگہ جدا جدا مضامین ہیں۔ جن پر پوری پوری کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ مگر جس چیز کے متعلق مجھے اس وقت کچھ کہنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ موعود لڑکا

"اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا"

سو یاد رہے کہ اسیری دو طرح کی ہو سکتی ہے

(۱) جسمانی اور (۲) روحانی

اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ یہاں پر اگرچہ درحقیقت دوسری یعنی روحانی قید ہی مراد ہے۔ اور پیشگوئی کا مدعا یہی ہے کہ وہ موعود لڑکا ان لوگوں کو جو ضلالت اور گمراہی غلط عقائد۔ اور شکوک و شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دلیگا۔ مگر تاہم ظاہری طور پر بھی چونکہ اس کا ظہور ہوا ہے۔ اس لئے میں دونوں جہتوں سے ہی اس کے متعلق کچھ مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں:-

روحانی قید

ایک طریق جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے مصلح موعود نے دنیا کو جہالت اور گمراہی کی قید سے رہائی بخشی۔ وہ تبلیغ احمدیت کا وسیع نظام ہے۔ چنانچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس وقت تقریباً بیس جماعتیں قائم ہیں۔ اور جنوبی امریکہ کے ملک ارجنٹائن میں بھی ایک مشن موجود ہے۔ مشرقی اور مغربی افریقہ۔ سیرالیون۔ نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ میں مشن قائم ہیں اور اکیلے گولڈ کوسٹ میں ہی ۱۲ مدرسے اور ۸۰ مساجد موجود ہیں۔ جن کا ہر ایک طالب علم اور ہر نمازی یہ گواہی دے رہا ہے۔ کہ اسیروں کا رستگار وہی ہے جس کے طفیل ہم نے گمراہی سے نجات پائی۔ اسی طرح مصر۔ فلسطین۔ شام عراق۔ ایران اور افغانستان میں بھی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ انگلستان سپین۔ جرمنی۔ ہالینڈ اور فرانس میں بھی ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور جاوا سماٹرا۔ ملایا۔ بورنیو۔ ماریشس۔ برما اور لنکا میں بھی ہزاروں انسان حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کا کوئی ملک۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس کو احمدیت کا پیغام نہ پہنچایا گیا ہو۔ اور جہاں ہمارے مبلغین کام نہ کر رہے ہوں۔ پس ایک طرف اگر انگلستان سے بشیر آرچرڈ یہ کہتے ہوئے سنائی دیتا ہے۔ کہ لبیک یا امیر المومنین لبیک میں خدمت اسلام کے لئے اپنی جان پیش کرتا ہوں تو ادھر ہالینڈ سے ظفر اللہ کارخ کی یہ آواز آ رہی ہے کہ اے خدا کے پاک خلیفہ میری جان اور مال بھی اسلام کے لئے وقف ہے۔ اس پر بس نہیں جرمن کا ایک نومسلم ہر عبد الشکور کنزے بھی لوگوں کو اپنی طرف یہ کہہ کر کھینچ رہا ہے۔ کہ یا مصلح الموعود آپ نے جہالت اور گمراہی سے مجھے رہائی بخشی۔ میں آپ کا ہوں اور آپ کا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ مگر میرے لاکھوں جرمن بھائی جنہیں انقلابات زمانہ نے پیس کر رکھ دیا ہے۔ ذلت کی قید میں گرفتار آپ کی نظر کرم کے محتاج ہیں۔ سو اے لوگو۔ یاد رکھو ہم پورے یقین اور وثوق سے برملا یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا مصلح موعود کے ذریعہ گمراہی اور ذلت کی قید سے نجات پائے گی۔ اور ہر جگہ اور ہر ملک میں احمدیت کا چرچا ہو گا۔ دنیا کا ایک ہی مذہب ہو گا۔ اور ایک ہی رسول اور وہ ہے۔ مذہب اسلام اور ہمارے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جسمانی اور ظاہری قید

جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ آپ کا اسیروں کا رستگار ہونا۔ درحقیقت انہیں معنوں میں ہے کہ آپ شکوک شبہات اور ذلت میں گرفتار انسانوں کو اس قید سے رہائی بخشیں گے۔ مگر چونکہ ظاہری طور پر بھی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور سیکڑوں جسمانی قیدیوں کو بھی آپ نے رہائی بخشی ہے اس لئے صرف چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں

الف۔ گذشتہ فسادات میں جب کہ اسلام کے نام لیواؤں کو مشرقی پنجاب میں قتل کیا جا رہا تھا۔ اور خون کی ندیاں بہائی جا رہی تھیں اور تمام مسلمان مشرقی پنجاب چھوڑ کر پاکستان پہنچ چکے تھے۔ صرف چند ہزار انسان قادیان میں موجود تھے۔ جو اپنے محبوب اور پیارے مرکز کی خاطر جانیں قربان کرنے کی انتظار میں زندہ تھے۔ چاروں طرف سے دشمن نے گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ اور بڑے بڑے فوجی افسروں کی نظر میں بھی یہ امر محال دکھائی دیتا تھا۔ کہ یہ مقید اور محصور لوگ بچ سکیں گے۔ مگر آپ کی دعاؤں اور حسن تدبیر کا نتیجہ تھا۔ کہ لوگ صحیح و سلامت باعزت طور پر پاکستان پہنچے۔ دوسرے قافلوں کی طرح پیدل اور سروں کے پاس سے نہیں۔ بلکہ موٹروں پر بغیر کسی خوف کے آرام اور امن کے ساتھ الہام خداوندی کو پورا کرتے ہوئے۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو

"ہم یقیناً جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ کیونکہ دوسرے نبیوں کی امتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ اور صرف گذشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں۔ مگر یہ امت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے لہٰذا اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں۔ اور دوسری قوموں کو خدا تعالیٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں۔ لہٰذا ہماری روح سے یہ گواہی نکلتی ہے۔ کہ سچا اور صحیح مذہب اسلام ہے۔ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کچھ نہیں دیکھا۔ اگر قرآن شریف گواہی نہ دیتا تو ہمارے لئے اور ہر ایک محقق کیلئے ممکن نہ تھا۔ کہ ان کو سچا نبی سمجھتا۔ کیونکہ جب کسی مذہب میں صرف قصے اور کہانیاں رہ جاتی ہیں تو اس مذہب کے بانی یا مقتدا کی سچائی صرف ان قصوں پر نظر کر کے تحقیقی طور پر ثابت نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ صدہا برس کے گزشتہ قصے کذب کا بھی احتمال رکھتے ہیں۔ بلکہ زیادہ تر احتمال یہی ہوتا ہے کیونکہ دنیا میں جھوٹ زیادہ ہے پھر کیونکر دلی یقین سے ان قصوں کو واقعات صحیحہ مان لیا جائے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات صرف قصوں کے رنگ میں نہیں ہیں۔ بلکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کر کے خود ان نشانوں کو پا لیتے ہیں۔ لہٰذا معائنہ اور مشاہدہ کی برکت سے ہم حق الیقین تک پہنچ جاتے ہیں۔"

ب۔ اس کے علاوہ حکومت نے باوجود اظہار وفاداری اور پرانی روایات کی یاد دہانی کے بھی بہت سے سرکردہ احباب جماعت کے وارنٹ گرفتاری جاری کر کے ان کے قیدی بنانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ مگر اسیروں کے رستگار کی دعاؤں اور تدابیر نے انہیں اس سے بچایا اور بعض کو تو سچ مچ قید میں بھی لے جایا گیا۔ چنانچہ اس وقت کے ہندوستان اور پاکستان کے حالات کے پیش نظر یہ امید تک بھی نہ کی جاسکتی تھی کہ یہ لوگ بچ کر آجائیں گے مگر حیرانی ہے کہ خود وہ قیدی ہی زندان کی آہنی سلاخوں میں یہ منادی کر رہے تھے کہ ہم ضرور رہا ہوں گے اور دنیا کی کوئی طاقت اس میں روک نہیں بن سکتی اور یہ ان کا ہی خیال نہ تھا بلکہ بعض غیر مسلم بھی یہ محسوس کرتے تھے کہ یہ لوگ نہ صرف خود رہا ہوں گے بلکہ دوسروں کی رہائی کا بھی ذریعہ بنیں گے۔ چنانچہ مکرم و محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک ہندو وکیل نے ان سے کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کی یہ قید تو ضرور کسی خاص حکمت کے ماتحت ہے اور اس کا مقصد صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ تا آپ کے امام اور خلیفہ کی دعاؤں کے باعث دوسرے مسلمان بھی رہائی پائیں۔ کیونکہ جس درد اور سوز کے ساتھ آپ کی قید کے باعث آپ کے خلیفہ صاحب دعائیں اور تدبیریں کر سکتے ہیں عام لوگوں کی قید پر نہ کر سکتے تھے۔ سو یہ بات اس ہندو وکیل کی سو فیصدی سچ نکلی۔ اور جہاں احباب جماعت نے اپنے ان قیدی بھائیوں کی رہائی کے لئے دعائیں اور کوششیں کیں وہاں خود حضرت اقدس نے بھی ان کی رہائی کے لئے دعائیں فرمائیں۔ چنانچہ ان لوگوں کی رہائی سے کافی عرصہ پہلے آپ نے اپنی ایک رویا بیان فرمائی جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی رہائی کی خبر دی گئی تھی۔ (الفضل ۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء) پس مشرقی پنجاب سے احمدی اور دیگر مسلمان قیدیوں کی رہائی بھی آپ ہی کی دعاؤں اور تدبیروں کا نتیجہ ہے اور ان لوگوں کی رہائی ایک دوہرا نشان ہے جو پورا ہوا۔ کیونکہ نہ صرف یہ لوگ ظاہری طور پر ہی قید سے رہا ہوئے بلکہ ان کے ذریعے غلط عقائد اور گمراہی کی زنجیروں میں گرفتار انسانوں نے بھی رہائی پائی اور دوران قید میں ہی ان کے ذریعے بہت سے آدمیوں نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر کے یہ گواہی دی کہ آپ ہی اسیروں کے وہ رستگار ہیں جس کی خبر آج سے ۶۲ سال قبل اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک پیارے بندے کو دی تھی۔

سو اے لوگو! تمہیں بشارت ہو کہ اسیروں کا رستگار آگیا اور خدا کی رحمت آج اسی طرح جوش میں آئی ہوئی ہے جس طرح آج سے سینکڑوں سال پہلے وہ جوش میں آئی تھی اور اس کی معرفت کا سورج اسی طرح آج بھی چڑھا ہے جس طرح کہ پہلے نبیوں کے زمانہ میں چڑھا کرتا تھا۔ پس باہر نکلو اور کمروں کی بند ہوا کی بجائے عالم روحانی کی وسیع فضا میں خدا کی رحمت کی ٹھنڈی اور معطر ہوا سونگھو اور اس کی معرفت کے سورج کی خوشگوار روشنی اور چمک سے اپنی آنکھوں کو منور کرو کہ یہ دن روز روز نہیں چڑھا کرتے . . . .

ہاں ہاں! اے مشرق و مغرب کی سرزمینوں کے بسنے والو سب خوش ہو جاؤ اور افسردگی کو دلوں سے نکال دو۔ آخر وہ دولہا جس کی تم کو انتظار تھی آگیا۔ آج تمہارے لئے غم اور فکر جائز نہیں۔ آج تمہارے لئے حسرت واندوہ کا موقعہ نہیں بلکہ خرمی اور شادمانی کا زمانہ ہے مایوسی کا وقت نہیں بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں۔ پس تقدیس کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو۔ اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں بر آئیں اور تمہاری صدیوں کی خواہشیں پوری ہوئیں۔ تمہارا رب خود چل کر تمہارے گھروں میں آگیا۔ اور تمہارا مالک اب تمہاری رضامندی کا طالب ہوا آؤ! کہ ہم سب اپنے بچوں والے نیازمندانہ کو کھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ اور اس کی حمد کے ترانے گائیں۔ اور اس کی ثنا کے قصیدے پڑھیں۔ اور اس کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑیں کہ پھر نہ یار یگانہ کبھی ہم سے جدا نہ ہو۔ آمین۔ ثم آمین

انتقاد

"سیاسیات کشمیر کی خونچکاں داستان" لکھ کر سید مبارک علی شاہ جنرل سیکرٹری مسلم لیگ سرینگر نے عوام کو کشمیر کے سیاسی حالات سے روشناس کیا ہے اور بتایا ہے کہ اہل کشمیر کیا چاہتے ہیں۔ یہ کتاب اہل پاکستان و باشندگان ریاست کشمیر کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ خاص کر پاکستان کے اہل علم حضرات اس میں بہت مفید مطلب باتیں پائیں گے۔ یہ کتاب ۱۹۳۱ء سے لے کر آج تک کشمیر کے سیاسیات کی پوری پوری تواریخ ہے۔ سید مبارک صاحب اس کے لئے لائق تحسین ہیں۔ خدا انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

پانچ آنے کے ٹکٹ برائے پوسٹیج بھیج کر مفت سے مدرسٹریٹ ۸ نیلنگ روڈ لاہور کے پتہ پر طلب کریں؛

دعائے مغفرت

ہمارے عزیز دوست اور سلسلے کے مخلص خادم شیخ محمد عبد اللہ صاحب (لنڈا بازار) کے والد محترم ۹۲ سال کی عمر پا کر تین ماہ بیمار رہ کر انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی اور موصی تھے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ التجا ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

خاکسار ثاقب زیروی

عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَأَخْذِ الْكَفِّ

مومن کا وعدہ ایسا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دیدی جائے

تحریک جدید کے وعدہ کنندگان اپنے بقاؤں کو جلد سے جلد ادا فرمائیں

تحریک جدید کے وعدہ جات کا جلد سے جلد پورا ہونا نہایت ضروری ہے تا وعدہ جات کی بناء پر جو بجٹ تیار کیا جائے اسے صحیح طور پر چلایا جا سکے۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے بہت سے احباب کے وعدے ابھی واجب الادا ہیں جس کی وجہ سے کام میں روک پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ مالی سال میں سے ابھی تین ماہ باقی ہیں۔ دفتر اول کے چودھویں سال کی رقم کلی طور پر خرچ ہو چکی ہے۔ ایسی صورت حالات کے پیش نظر بقایا دار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد ادا کرنے کی فکر فرمائیں۔ تا تحریک جدید کا کام جس پر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی ذمہ داری ہے تسلی اور اطمینان کے ساتھ جاری رکھا جا سکے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"(پھر) وصیت کا مسئلہ ہے یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے۔ مگر وصیت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہیں سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے آج کل کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔

پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں (اب تو سینکڑوں ایسے ہیں جو ⅓ اپنی ماہوار آمد کا چندہ میں دے رہے ہیں۔ سیکرٹری) مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہئے کہ وصیت کر دیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء)

حضور کا ارشاد دوستوں نے پڑھ لیا ہے۔ پس آپ اپنی پہلی فرصت میں ہی وصیت کر کے ہمیں اطلاع دیں۔ مومن تو نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ جب آپ کے دوسرے بھائیوں نے وصیت کر دی ہے تو آپ کیوں پیچھے رہتے ہیں۔ فاستبقوا الخیرات

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جلسہ مصلح موعود

آج بروز اتوار رتن باغ میں جلسہ مصلح موعود شام تین بجے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوگا۔ بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ نیز ایک بجے سے چھ بجے تک کھانے پینے کی اشیاء کی دوکانیں بھی لگائی جائیں گی۔ جن کی آمد کشمیر فنڈ میں جائے گی۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

درخواستہائے دعاء

(۱) حمیدہ بیگم صاحبہ رتن باغ (لاہور) کی لڑکی محمودہ بیگم بعمر ۵ سال عرصہ بارہ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے (۲) نذیر احمد صاحب سیالکوٹی (رتن باغ لاہور) کی چچی صاحبہ موضع چندر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ میں عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ (۳) بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید ۶ ملٹن روڈ لاہور چند روز سے بیمار ہیں۔ اپنی صحت اور بچوں کی امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۴) غلام احمد صاحب احمدی حافظ ہیڈ کے بھائی بشیر احمد صاحب بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں (۵) محمد اقبال صاحب صدیقی اسٹیشن ماسٹر اکال گڑھ کی اہلیہ صاحبہ کئی روز سے شدید بیمار ہیں اور برائے علاج مشن ہسپتال میں داخل ہیں احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی مشکلات دور کرے۔ آمین۔

ضروری اعلان!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے سال رواں کیلئے مندرجہ ذیل ایام تبلیغ وغیرہ مقرر کئے گئے ہیں:۔

۱۔ یوم تبلیغ ۲۷ فروری ۱۹۴۹ء بروز اتوار
۲۔ جلسہ پیشوایان مذاہب یکم مئی ۱۹۴۹ء ،،
۳۔ یوم تبلیغ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء ،،
۴۔ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷ نومبر ۱۹۴۹ء ،،

احباب ان ایام کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ جنوری ۱۹۴۹ء

پاکستان وہندوستان میں کل ۱۵۵ افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط پانچ کس رہی۔ اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور حیدرآباد دکن کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ ممالک غیر میں ۶۴ بیعتیں ہوئیں۔

(دفتر انچارج بیعت)

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سیالکوٹ	
کردٹانہ	۱۲
دالو کے بھگت	۴
بدوملہی	۳
ظفروال	۳
بھاگووال	۳
ہردسی والا	۲
سیکھواں	۱
قاضی بھاڑنگ	۱
کلوآل	۱
سیالکوٹ	۱
بڈیانہ	۱
میانہ پنڈ	۱
ڈھرانور ملک	۱
کلوسوالہ	۱
بورڈادلہ	۱
میزان	۳۶
ضلع گوجرانوالہ	
گوجرانوالہ	۱۰
کبھرکا	۳
ترگڑی	۲
منڈھیالہ وڑائچ	۱
گکھڑ	۱
میزان	۱۷
لاہور	
انارکلی	۱
لوکوشیڈ	۱
موچی دروازہ	۱
لاہور	۱
[illegible]	۱
دہلی دروازہ	۱
کوٹ شیراں [illegible]	۱
ماڈل ٹاؤن	۱
میزان	۸
سرگودھا	
سرگودھا	۴

نام جماعت	تعداد بیعت
گھگھیاٹ	۲
چک ۹۹ شمالی	۱
چک ۱۱۷ جنوبی	۱
ادرحمہ	۱
میزان	۷
گجرات	
چھچھیاں	۲
ڈوگے	۱
سرائے عالمگیر	۱
نورنگ	۱
فتح پور	۱
میزان	۶
لائل پور	
چک ۲۳۳	۲
چک ۵۶۵	۱
چک ۱۰۵ اعلیٰ آباد	۱
چک ۲۳۲	۱
چک ۳۳۲	۱
میزان	۶
ملتان	
لال پور	۵
محمود آباد	۱
میزان	۶
میانوالی	
حورانی	۲
ڈگرشادہ	۲
بھکر	۲
میزان	۶
جہلم	
کلر کہار	۱
محمود آباد	۱
سرودبا	۱
جہلم	۱
میزان	۴

نام بیعت	تعداد بیعت
شیخوپورہ	
شیخوپورہ	۱
واربرٹن	۱
چک ۶/۸	۱
میزان	۳
راولپنڈی	
راولپنڈی	۳
میزان	۳
ڈیرہ غازیخاں	
ہیرو شرقی	۳
میزان	۳
منٹگمری	
چک ۶/۱۱۰	۱
ددہانہ کلاں	۱
میزان	۲
جھنگ	
چنیوٹ	۱
میزان	۱
کوہاٹ	
کوہاٹ	۱
میزان	۱
کوئٹہ	
کوئٹہ	۱
میزان	۱
حیدرآباد دکن	
حیدرآباد دکن	۲۲
میزان	۲۲
صوبہ سندھ	
کراچی	۴
محمود آباد سندھ	۳
شریف آباد	۱
میزان	۸

نام جماعت	تعداد بیعت
[illegible]	
[illegible]	
مونگھرہ	۴
انگول	۱
امدوملا	۱
میزان	۶
صوبہ سرحد	
پشاور	۱
کنڈے حاجی خیل	۱
ہزارہ	۱
میزان	۳
مالابار	
بڑاولکوڑ	۲
میزان	۲
بنگال	
راجشاہی	۲
میزان	۲
بمبئی	
بمبئی	۲
میزان	۲
ممالک غیر	
نائیجیریا	۸
گولڈ کوسٹ	۱
بورنیو	۱۴
امریکہ	۳۰
یوگنڈا	۲
ٹانگانیکا	۶
نیروبی	۱
انگلینڈ	۱
عدن	۱
میزان	۶۴

برطانیہ اور شام کے درمیان باہمی اتحاد کا معاہدہ

دمشق ۱۹ فروری۔ شام کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گشت کر رہی ہے۔ کہ برطانیہ اور شام کے درمیان باہمی اتحاد کے ایک معاہدے کے بارے میں گفت وشنید ہو رہی ہے۔ سرکاری حلقے اس اطلاع کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکاری ہیں۔ لیکن معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کے مذاکرات ہوئے ہیں۔ اور کافی حد تک معاملات طے ہو چکے ہیں۔ یہاں یہ ممکن خیال کیا جا رہا ہے کہ شام اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ کی وجہ سے شام اتحادِ اوقیانوس میں بھی شریک ہو سکے گا۔ (دستار)

برطانیہ میں ایٹمی حملوں کی تربیت

لندن ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کی نئی شہری دفاعی فوج کے لئے بھرتی موسم خزاں میں شروع ہوگی۔ اس سلسلے میں پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے اور چند ہفتوں میں ایک سرکاری بیان جاری ہونے کی توقع ہے

جنگ کے بعد شہری دفاع کا پہلا تربیتی اسکول آئندہ ماہ یارک شائر میں کھولا جائے گا۔ اور دوسرا برسٹل کے نزدیک اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں بھی دو اسکول کھولے جانے کی تجویز ہے

ان اسکولوں میں گذشتہ جنگ کی طرح سے آتش گیر مادہ بم اور گیس کی جنگوں کی تربیت دینے کے علاوہ ایٹمی اور جراثیمی حملوں کی بھی تربیت دی جائیگی (استار)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد اکبر صاحب بی اے (آنرز) ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سینئر سب جج بہادر شیخوپورہ

مثل سال ۱۹۴۹ء

فرم سلطان احمد محمد حیات برادرسیہ محمد حیات ولد حاجی غلام محمد قوم بان ساکن ننکانہ صاحب مالک وحصہ دار فرم مدعی

بنام

بھگوانداس ولد نامعلوم کھتری چونی لال ولد وساکھی رام سائیں داس ولد بدم دیال گلزاری مل ولد نامعلوم اقوام کھتری ٹھیکیداران فوڈ گرین سنڈیکیٹ ننکانہ صاحب مدعا علیہم

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۔/۱۲/۱۰۶۱ روپیہ

بنام مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم متذکرہ صاحبان اپنی سکونت ترک کرکے بلا پتہ ہندوستان چلے گئے ہیں۔ معمولی طریق پر مدعا علیہم کی تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا ہے۔ مدعا علیہم کو حکم دیا جاتا ہے کہ اگر وہ بتقرر ۹/۳/۴۹ حاضر عدالت ہذا آکر اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جا دے گی۔

آج بتاریخ ۱۵/۲/۴۹ دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبداللہ جان جج بہادر خفیفہ پشاور چھاؤنی

بمقدمہ

عبدالعزیز خان ولد محمد حیات خان مالک فرم ایم حیات بنام ملک عبدالکریم مدعا علیہ اینڈ برادرز سوداگر صدر روڈ پشاور چھاؤنی مدعی

دعوے دلا پائے مبلغ ۔/۔/۴۶۴۳ روپیہ

اشتہار بنام ملک عبدالکریم سکنہ پشاور چھاؤنی حال نزد بجلی گھر متعلقہ ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب مدعا علیہم

اندرین مقدمہ کئی بار احکام طلبی مدعا علیہ عدالت ہذا سے جاری ہو چکے ہیں۔ مگر مدعا علیہ مذکورہ پر معمولی طریقے سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۸/۲/۴۹ کو بوقت ۱۰ بجے صبح اصالتاً۔ وکالتاً۔ مختارتاً حاضر عدالت ہو کر جواب دہی و پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ بصورت غیر حاضری اسکے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۱۲/۲/۴۹ کو میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ہارڈ کوک

اعلان

ہم بہترین قسم کا ہارڈ کوک بہت بڑی مقدار میں فونڈریوں اور کارخانوں کے لئے بلجیم سے منگوا رہے ہیں جو کہ فروری ۱۹۴۹ء میں کراچی (پاکستان) میں پہنچ جائے گا۔ ہارڈ کوک استعمال کرنیوالے فونڈریوں اور کارخانوں کے مالکان ہمارے پاس اپنے آرڈر ابھی سے بک کرا دیں۔ تاکہ مال بک ہو جانے کے بعد ان کو مایوسی نہ ہو۔ ہارڈ کوک کا نمونہ ہمارے دفتر میں موجود ہے جو ہر وقت ملاحظہ کیا جا سکتا ہے

بٹالہ انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ

۶۔ گنگا رام ٹرسٹ بلڈنگ دی مال لاہور

فون نمبر ۴۳۱۳۸

بجامل

کی سالانہ کلیرنس سیل ۱۴ فروری سے شروع ہے

۱۔ تھرماس فلاسک (ایک پائینٹ) اعلیٰ بلجین	تین روپے ۱۲ آنے
۲۔ پرچ پیالی بیکلائٹ (انگریزی)	ایک روپیہ دو آنے فی جوڑی
۳۔ ٹی سٹ انگلش ۲۲ چیزیں فینسی ڈیزائن	۲۸ روپے آٹھ آنے فی سٹ
۴۔ پلیٹ (ڈینر کے) سبز کنارہ انگلش	چودہ آنے فی
۵۔ پڈنگ پلیٹ (جانسن) زرد	ایک روپیہ چھ آنے
۶۔ ڈنر پلیٹ "	ایک روپیہ دس آنے فی
۷۔ فروٹ سیٹ اعلیٰ فرنچ گلاس ۷ عدد	سات روپے آٹھ آنے فی سٹ
۸۔ واٹر سٹ اعلیٰ بلجین گلاس مختلف رنگ	تیرہ روپے فی سٹ
۹۔ ٹی سٹ سلور پلیٹڈ ۳ چیزیں	تیرہ روپے آٹھ آنے فی سٹ
۱۰۔ واٹر سٹ سلور پلیٹڈ ۷ چیزیں	اٹھارہ روپے آٹھ آنے فی سٹ
۱۱۔ کٹلری کیبنٹ (چھری کانٹے وغیرہ) بہترین انگریزی بے داغ ۲۷ عدد	پچاس روپے

ان کے علاوہ اور بہت سی چیزیں واجبی قیمت پر ملینگی

بجامل میلا رام دھنی رام سٹریٹ انارکلی لاہور

(دلارلین پبلسٹی)

بعدالت جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

سماۃ جلال بی بی دختر رحم علی ذات آوان سکنہ میاں جہان تحصیل کھاریاں۔

بنام

غلام احمد ولد رحمت قوم آوان سکنہ میاں جہان تحصیل کھاریاں۔ دعویٰ فک الرہن ۱۲/۱۳ کنال اراضی واقعہ موضع ملکہ تحصیل کھاریاں۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ کے متعلق رپورٹ ہے کہ وہ ملک ایران چلا گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲۴/۳/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے بصورت عدم حاضری کارروائی کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی

(مہر عدالت) دستخط حاکم

بعدالت جناب شیخ عبداللطیف صاحب سپیشل کلکٹر بہادر گجرات

برکت علی ولد محمد قوم گوجر سکنہ کجاہ تحصیل کھاریاں

بنام

لابھ سنگھ۔ تیجا سنگھ۔ سنتا سنگھ۔ حاکم سنگھ دھکم سنگھ پسران کرپال سنگھ قوم کھتری سکنہ رام گڑھ۔ تحصیل کھاریاں۔

درخواست واگذاری اراضی مرہونہ قبل از ۸ جون ۱۹۰۱ء واقعہ رقبہ ٹبی کلاں۔ تحصیل کھاریاں۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مذکور مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو

تو مورخہ ۳/۷/۴۹ کو حسب ضابطہ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۵/۱/۴۹

(مہر عدالت) دستخط حاکم

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

جی۔ٹی۔بس سروس

سیالکوٹ کیلئے جی۔ٹی بس سروس کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ واجبی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے۔ بس ہر روز شام کے چار بجے چلا کرتی ہے

سردار خان منیجر سرائے سلطان لاہور

قرۃ عینی بک یا رسول اللہ

سرمہ مصطفائی رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ پھولا (جو پکی نہ ہو) موتیابند۔ سرخی چشم۔ کمزوری نظر۔ نزول الماء شب کوری۔ دھند کا اندھراتہ، روز کوری (دن کا اندھراتہ) وغیرہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ تبھی تو علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

شب کا استعمال صبح کو فی الحقیقت شان مصطفائی دکھاتا ہے۔ خورد و کلاں۔ پیر و جوان۔ مرد و زن سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ ضرورت مند حضرات آزما کر آج ہی اعجاز مصطفائی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت شیشی خورد دو روپے اور شیشی کلاں تین روپے آٹھ آنے محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر۔ منیجر دواخانہ مصطفائی رجسٹرڈ محلہ دارا شکوہ عقب لنڈا بازار لاہور

فون نمبر ۴۵۶۱

ہندوستان میں جائداد کا تبادلہ

ہمارے پاس بے شمار مکان و دوکان اور کارخانے پاکستان کے ہر شہر میں موجود ہیں جو کہ آپ کو اپنی جائداد کے بدلے میں آسانی سے ہمارے ذریعے مل سکتے ہیں

(تفصیلات کے لئے پراپرٹی ڈیلرز سنڈیکیٹ کو لکھیں)

امرتسر:۔ گاگر مل روڈ فون نمبر ۱۸۶ میکلوڈ روڈ لاہور

نئی دہلی:۔ کیپیٹل اسٹنٹ ایجنسی فون نمبر ۴۷

افسنتین م کیپ:۔ ڈرشنک۔ غم دور کرتی معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی نیند لاتی ہے۔ قیمت الکیہ ۶ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

رنگون میں پناہ گزینوں کا سیلاب

پولیس کو ہڑتال میں شامل کرنے کی کوشش

رنگون ۱۹ر فروری۔ پناہ گزینوں کی کثیر تعداد میں آمد کی وجہ سے رنگون کی صورت حال خراب ہو گئی ہے اشیاء کی قیمتیں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اور اب بھی بڑھ رہی ہیں۔ مضافات سے چیچک کی وبا پھیلنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت کم از کم ۷ ہزار پناہ گزین رنگون میں ہیں۔ اور مزید پناہ گزینوں کے آنے کی توقع ہے۔ سوائے چند کے تمام اسکول اور کالج بند ہیں۔ اور طلباء ان کلرکوں کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ جو ۷ر فروری سے ہڑتال پر ہیں۔ حکومت کے معزولی کے حکم کا ۱۵ ہزار کلرکوں پر اثر پڑا ہے۔ ہڑتالی شہری پولیس سے ہڑتال میں شامل ہونے کی درخواست کر رہے ہیں۔ کیونکہ ۱۹۴۶ء میں جب پولیس نے ہڑتال کی تھی تو کلرکوں نے ان سے ہمدردی کی تھی جسے اور انکے مقصد کی حمایت کی تھی۔

پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۹ فروری یوگوسلاویہ کیساتھ پاکستان کا ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے یکم اپریل سے اس معاہدہ پر عمل شروع ہو جائیگا پاکستان نے جو اشیاء دینے کا وعدہ کیا ہے انہیں کھیلوں کا سامان بھی شامل ہے

پناہ گزینوں کی واپسی کی کانفرنس

پاکستان اور ہندوستان میں پرجوش خیر مقدم

نئی دہلی ۱۹ر فروری۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان خیر سگالی بڑھانے اور پناہ گزینوں کی اپنے اپنے گھروں میں واپسی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے سیاسی اور مجلس کارکنوں کی ایک غیر سرکاری بین المستعمراتی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کا دونوں ملکوں میں پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے اس کانفرنس کا انتظام ہندوستان پاکستان مرکزی بحالی کی کمیٹی کر رہی ہے اسے سرحد کے دونوں طرف سے پناہ گزینوں نے دو ہزار خطوط اور ٹیلیگرام روانہ کئے ہیں ان پیغامات میں پناہ گزینوں نے اپنے گھروں کو واپس جانے اور اپنی مستعمرہ کے شہری بننے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان فوری طور پر ریل کا سلسلہ جاری کرنے کیلئے بھی زور دیا ہے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے دونوں مستعمرات میں خیر سگالی کے جذبات میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔

یہ کانفرنس ۲۶ر فروری کو دہلی میں شروع ہو جائیگی۔ اس کی صدارت مولانا حبیب الرحمٰن کریں گے۔ اسمیں عام لوگوں کو داخلہ کی اجازت نہیں ہو گی۔ پھر بھی ۲۷ فروری کو کانفرنس کا ایک کھلا اجلاس منعقد ہو گا۔

آج مولانا حبیب الرحمٰن نے کہا کہ صدر کانگرس ڈاکٹر پٹابھی ستارمیہ نے کانفرنس میں شرکت پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ ایک مبصر کی حیثیت سے کانفرنس کی سفارشات کو کانگرس ہائی کمانڈ کے سامنے پیش کرنے کے لئے شرکت کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ بہت سے ایم۔ ایل۔ اے بھی شرکت پر آمادہ ہیں۔ اور یہ کہ مرکزی حکومت کے بعض وزیر گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ مولانا نے دونوں حکومتوں پر زور دیا ہے کہ وہ نمائندوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ آسانیاں بہم پہنچائیں۔ (اسٹار)

شنگھائی میں فساد کا خطرہ۔ قیمتوں میں ۴۰ فیصدی اضافہ

شنگھائی ۱۹ر فروری۔ کمیونسٹوں کے شنگھائی میں داخل ہوتے ہی وہاں فساد ہو جانے کا خطرہ ہے۔ غیر ملکی باشندوں کی انخلاء کی اسکیم فوری طور پر عمل درآمد کے لئے بالکل تیار ہے۔ کمیونسٹ فوجیں کم سے کم ۱۴ میل دور رہ گئی ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ شنگھائی مقابلہ کرے گا یا نہیں۔ شہر کے گرد قوم پرستوں کی دفاعی تیاریاں کافی مضبوط ہیں۔ اور اگر امن کے مذاکرات ناکام ہو گئے تو چیانگ کی فوجوں کے لڑنے کا امکان ہے۔ پر امید تاجروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ماؤزے تنگ کے ساتھ کامیاب گفت و شنید ناممکن ہے۔ لیکن کچھ غیر ملکی تاجر یہ محسوس کرتے ہیں کہ تجارت کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ لیکن اس وقت خاص موضوع بحث کمیونزم نہیں ہے بلکہ اخراجات زندگی ہیں جو گذشتہ ایک عشرہ میں ۴۰۰ فیصدی بڑھ گئے تھے ان میں مزید سو فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک رات میں ایک اخبار کی قیمت ۵۰ سے بڑھ کر ۲۰۰ طلائی یوان ہو گئی اور اب بھی یہ ضمانت نہیں ہے کہ کل تک قیمتوں میں اور اضافہ نہ ہو۔ (اسٹار)

روسی اقتصادیات کا اہم عنصر

وائنا ۱۹ر فروری۔ آسٹریا کے جو جنگی قیدی حال ہی میں روس سے واپس آئے ہیں انہوں نے جبری مزدوری کے روسی کیمپوں کے متعلق نئی تفصیلات بیان کی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ یہ کیمپ روس بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور روسی اقتصادیات کے ایک اہم عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان کیمپوں میں وہ مرد اور عورتیں رکھی جاتی ہیں انہیں معمولی جرائم کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ لیکن ان کی اکثر تعداد سیاسی جرائم میں ماخوذ ہوتی ہے۔ ان کیمپوں سے روس کو بہت سستے مزدور مل جاتے ہیں۔ انہیں فیکٹریوں میں استعمال کرنے کے علاوہ انتہائی محنت کے تعمیری کاموں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور دور افتادہ علاقوں میں نہریں اور سڑکیں بنانے پر انہیں خاص طور پر لگایا جاتا ہے۔ اپنے کام کرنے کے مقامات کے نزدیک یہ لوگ خصوصی کمپونڈ میں اپنے خاندانوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ بعض مرتبہ پورے کا پورا شہر محض مجرموں اور ان کے محافظوں سے بھرا ہوتا ہے۔ آلہ کار حکومتوں میں بھی لیبر کیمپ قائم کرنے کا طریقہ رائج ہونا شروع ہو گیا ہے۔ چیکوسلاویکیا میں ایک قانون منظور کر کے ان کیمپوں کے قیام کو قانونی حیثیت دیدی گئی ہے اور ان کیمپوں میں وہ لوگ رکھے جا سکتے ہیں جن کی سرگرمیاں حکومت کے لئے باعث خطر ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ اس قسم کے کیمپوں کی تعمیر کا ایک جال بچھایا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

ٹورنٹو میں ایک نیا ریڈیو سٹیشن

ٹورنٹو ۱۹ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹورنٹو میں ایک بہت بڑا ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی تیاری ہو رہی ہے اس مقصد کے لئے کینیڈا کی حکومت نے برطانیہ کی ایک فرم کو ۸۰ لاکھ روپے کا ایک پلانٹ تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔ (رائٹر)

مسور کی فصل کا رقبہ

لاہور ۱۹ر فروری۔ سال ۴۹-۱۹۴۸ء سے متعلق محکمہ زراعت کی آخری پیشن گوئی کے مطابق مغربی پنجاب میں مسور کی زیر کاشت فصل کے رقبے کا اندازہ ۱۳۰۹۰۰ ایکڑ ہے۔ پچھلے سال اس فصل کا اصل رقبہ ۱۵۸۰۰ ایکڑ تھا۔ مسور کی فصل کی حالت حسب معمول ہے۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

تیل کی پیداوار کا تخمینہ

لاہور ۱۹ر فروری۔ سال ۱۹۴۸ء کے متعلق محکمہ زراعت کی آخری پیشن گوئی کے مطابق مغربی پنجاب میں تیل کی فصل کا کل رقبہ ۳۰۱۰۰ ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ یہ رقبہ پچھلے سال کے اصل رقبہ سے جو ۴۱۶۰۰ ایکڑ تھا ۲۸ فیصدی کم ہے۔ پیداوار کا مجموعی اندازہ ۶۸۰۰۰ کوانٹر یا ۸۵۰ ۳ ٹن کیا گیا ہے۔ جس میں گذشتہ سال کی اصل پیداوار کے مقابلہ میں ۴۰ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔ صوبہ بھر میں حسب معمول تاریخوں پر فصل کی کٹائی شروع ہوئی۔

حکومت پاکستان کے عملہ کی رجسٹریشن

لاہور ۱۹ر فروری۔ حکومت پاکستان نے ضروری عملہ کی رجسٹریشن سے متعلق ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۴۸ء میں ترمیم کر دی ہے تاکہ مختلف اشخاص کے زمرے کو جنہیں حکومت کی ضروری خدمات کیلئے مناسب سمجھا جائے اس میں شامل کر لیا جائے۔

اس ہنگامی قانون کا یہ مقصد ہے کہ جن اشخاص کو حکومت کی ضروری خدمات کے لئے مناسب سمجھا جاتا ہے ان کی اطلاعات کے بارہ میں مکمل ریکارڈ رکھا جائے یہ کارروائی اس لئے نہیں کی جا رہی کہ اس ہنگامی قانون کے تحت رجسٹر شدہ اشخاص کی ملازمت سے متعلق پسند یا نقل و حرکت کی آزادی پر کسی قسم کی پابندی عائد کی جائے بلکہ مدعا صرف یہ ہے کہ ملازمت کے بعض ضروری درجوں کے لئے ملک میں کل اشخاص سے متعلق اعداد و شمار فراہم کئے جا سکیں۔

اس قانون کے دائرے میں آنے والے اشخاص کو چاہیئے کہ وہ اپنے صوبہ میں واقعہ دفاتر روزگار میں اپنا نام درج رجسٹر کرائیں۔ انہیں چاہیئے (۱) اشتہار کی تاریخ یعنی ۱۱ر فروری ۱۹۴۹ء سے یا (۲) پاکستان میں مستقل رہائش کی خاطر پاکستان میں داخل ہونے کی تاریخ سے یا (۳) ۱۸ سال کی عمر پانے کی تاریخ سے یا (۴) آرڈیننس کے گوشوارہ (۵) میں مندرج سے۔ کاروبار یا ملازمتوں کے لئے قابلیت حاصل ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اپنا نام رجسٹر کرانے کی غرض سے درخواست کریں۔ واضح رہے کہ متذکرہ ہنگامی قانون گورنر جنرل کی جانب سے ۲۳ فروری ۱۹۴۸ء کو نافذ کیا گیا تھا۔ جس کے تحت اٹھارہ سال سے زائد اور پچیس سال سے کم عمر کے لیے اشخاص کا نام جو ابھی تک مرکزی حکومت یا پاکستان کی کسی صوبائی حکومت کے ملازم نہیں تھے ضروری ملازمت کے مختلف درجوں میں رجسٹر کرانا لازمی تھا۔

بچوں کو اسکول نہ بھیجنے پر جرمانہ

بنگلور ۱۹ر فروری۔ میسور کے ابتدائی تعلیمی ایکٹ کے تحت میسور تعلقہ کے ایک مجسٹریٹ نے ۳۰ والدین پر اپنے بچوں کو اسکول نہ بھیجنے اور بلا کسی وجہ کے اسکول سے جانے سے روکنے پر پہلی بار دو دو روپیہ جرمانہ کیا۔ ان پر تعلیمی افسروں کے یہ شکایت کرنے کے بعد مقدمہ چلایا گیا کہ انہوں نے اسکول جانے کے قابل اپنے بچوں کو سکول جانے سے روکا۔ اور میسور کے قانون کی رو سے یہ ایک جرم ہے۔ (اسٹار)

برمی کمیونسٹوں کا چاول کی مل پر حملہ

رنگون ۱۹ر فروری۔ ضلع پیگو میں کمیونسٹوں نے ایک گاؤں میں ایک چاول کی مل پر حملہ کیا اور تقریباً ۵۰ ہزار روپیہ کا دھان لے گئے۔ (اسٹار)